نماز میں نزلہ بہہ رہا ہو تو اسے صاف کر سکتے ہیں؟

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD-9240

تاریخ اجراء: 15 رجب المرجب 1446ھ / 16 جنوری 2025ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ نماز میں چھینک آنے پر نزلہ بہہ کر ناک ومنہ کی بیرونی جگہ پر لگ جائے، تو اس صورت میں کیا کیا جائے، کیونکہ اگر اس کو ایسے ہی رہنے دیا جائے، تو سجدہ کرنے کی صورت میں مسجد کے فرش پر گرنے کا خدشہ بھی رہتا ہے اور نماز کا خشوع خضوع بھی نہیں رہ پاتا، تو کیا جیب سے رومال نکال کر اسے صاف کر سکتے ہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں عملِ قلیل کے ذریعے ایک رکن مثلاً قیام، رُکوع یا سجود میں دو مرتبہ رومال نکال کر نزلہ صاف کرنے کی بلا کراہت اجازت ہے کہ نزلہ کو صاف کرنا، خشوع برقرار رکھنے میں مفید عمل ہے اور اس سے مسجد کی نظافت بھی متاثر نہیں ہو گی اور عملِ قلیل کی وجہ سے نماز فاسد نہیں ہوتی، ہاں اگر نزلہ صاف کرنے میں عملِ کثیر کرنا پڑے تو عمل کثیر کی وجہ سے نماز فاسد ہو جائے گی۔

شرعی اعتبار سے عملِ کثیر نماز میں ایسا عمل کرنا ہے کہ جسے دور سے دیکھنے والے کو غالب گمان ہو کہ یہ نماز میں نہیں ہے، یونہی عمل قلیل کو ایک رکن میں دو سے زائد مرتبہ کرنا بھی عمل کثیر کے حکم میں ہے اور اگر نماز میں نہ ہونے کا صرف شبہ ہو تو یہ عملِ قلیل ہو گا۔

دورانِ نماز عملِ قلیل کے متعلق ضابطہ بیان کرتے ہوئے شمس الائمہ، امام سَرَخْسِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 483ھ / 1090ء) لکھتے ہیں: أن كل عمل هو مفيد للمصلي، فلا بأس أن يأتي به أصله ما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم: «أنه عرق ليلة في صلاته فسلت العرق عن جبينه» لأنه يؤذيه فكان مفيدا۔۔۔ فأما ما ليس بمفيد فيكره للمصلي أن يشتغل به، لقوله صلى الله عليه وسلم: «إن في

الصلاة لشغلا»، والعبث غير مفيد له شيئا، فلا يشتغل به" ترجمہ: ہر وہ عملِ قلیل کہ جو نمازی کے لیے فائدہ بخش ہو، اُسے کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اِس کی اصل وہ روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کو نماز میں پسینہ آیا تو آپ نے اپنی پیشانی مبارک سے پسینہ صاف کیا۔" کیونکہ پسینہ نمازی کو پریشان کرتا ہے، لہذا اِسے صاف کرنا مفید عمل ہے اور جو عمل نمازی کے لیے فائدہ مند نہ ہو، نمازی کے لیے اس میں مشغول ہونا مکروہ ہے۔ (المبسوط، جلد 1، صفحہ 26، مطبوعہ دار المعرفۃ، بیروت، لبنان)

مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1367ھ / 1947ء) لکھتے ہیں: ہر وہ عمل قلیل کہ مصلّی کے لیے مفید ہو جائز ہے اور جو مفید نہ ہو، مکروہ ہے۔ (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 3، صفحہ 631، مکتبۃ المدینہ کراچی)

ایک رکن میں دوبار سے کم اور زیادہ ہاتھ اٹھانے کی تفصیل کے متعلق غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی میں ہے: "(ولو حك) المصلي (جسده مرة أو مرتين) متواليتين (لا تفسد) لقلته (و كذا) لا تفسد (إذا فعل) الحك (مرارا غير متواليات) بأن لم يكن في ركن واحد (ولو فعل) ذلك (مرارا متواليات تفسد) لأنه كثير" ترجمہ: اور اگر نمازی نے اپنے جسم کو مسلسل ایک یا دو مرتبہ کھجایا، تو عملِ قلیل ہونے کی وجہ سے نماز فاسد نہیں ہو گی، اسی طرح جب یہ کھجانا دو سے زائد چند بار ہو، مگر مسلسل نہ ہو، یعنی ایک رُکن میں نہ ہو، تب بھی نماز نہیں ٹوٹے گی اور اگر مسلسل یعنی ایک ہی رکن میں دو بار سے زائد مرتبہ کھجایا، تو نماز فاسد ہو جائے گی، کیونکہ یہ (عملِ) کثیر ہے۔ (غنیۃ المستملي شرح منیۃ المصلی، جلد 2، صفحہ 386، مطبوعہ الجامعۃ الاسلامیۃ)

فتاوی رضویہ میں ہے: "(اوّلاً) ضبط کرے، اور (اگر ضبط) نہ ہو سکے یا اس کے سبب نماز میں دل پریشان ہو، تو کھجالے، مگر ایک رکن مثلاً قیام یا قعود یا رکوع یا سجود میں تین بار نہ کھجاوے، دو بار تک اجازت ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 7، صفحہ 384، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

عملِ کثیر کی تعریف کے متعلق جد الممتار میں ہے: "حاصل الكلام: أن العمل الكثير هو الذي يغلب على ظن الناظر أنه ليس في الصلاة" ترجمہ: حاصل کلام یہ ہے کہ عمل کثیر وہ ہے جس کے کرنے والے کے بارے میں دیکھنے والا غالب گمان یہی کرے کہ یہ نماز میں نہیں ہے۔ (جد الممتار، جلد 3، صفحہ 351، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

اور عملِ قلیل کے متعلق بہار شریعت میں ہے: "اگر دور سے دیکھنے والے کو شبہ و شک ہو کہ نماز میں ہے یا نہیں، تو عملِ قلیل ہے۔" (بہارِ شریعت، جلد 1، حصہ 3، صفحہ 609، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

نماز میں ناک سے کچھ بہنے لگے تو اس کو صاف کرنے کے متعلق فتاوی عالمگیری میں ہے:"ظهر من أنفه ذنين في الصلاة فمسحه أولى من أن يقطر منه على الأرض" **ترجمہ: نماز میں ناک سے رینٹھ بہنے لگے تو اس کو صاف کر لینا اس کے قطروں کو زمین پر گرنے دینے سے بہتر ہے۔**(فتاوی عالمگیری، جلد1، صفحه105، مطبوعه دار الفکر، بیروت)

بہار شریعت میں ہے:"نماز میں ناک سے پانی بہا، اس کو پونچھ لینا، زمین پر گرنے سے بہتر ہے اور اگر مسجد میں ہے، تو ضرور ہے۔" (بهار شریعت، حصه3، صفحه609، مکتبة المدینه کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net